گمان از قلم طیبہ رفیق
www.novelsclubb.com
ناولز کلب

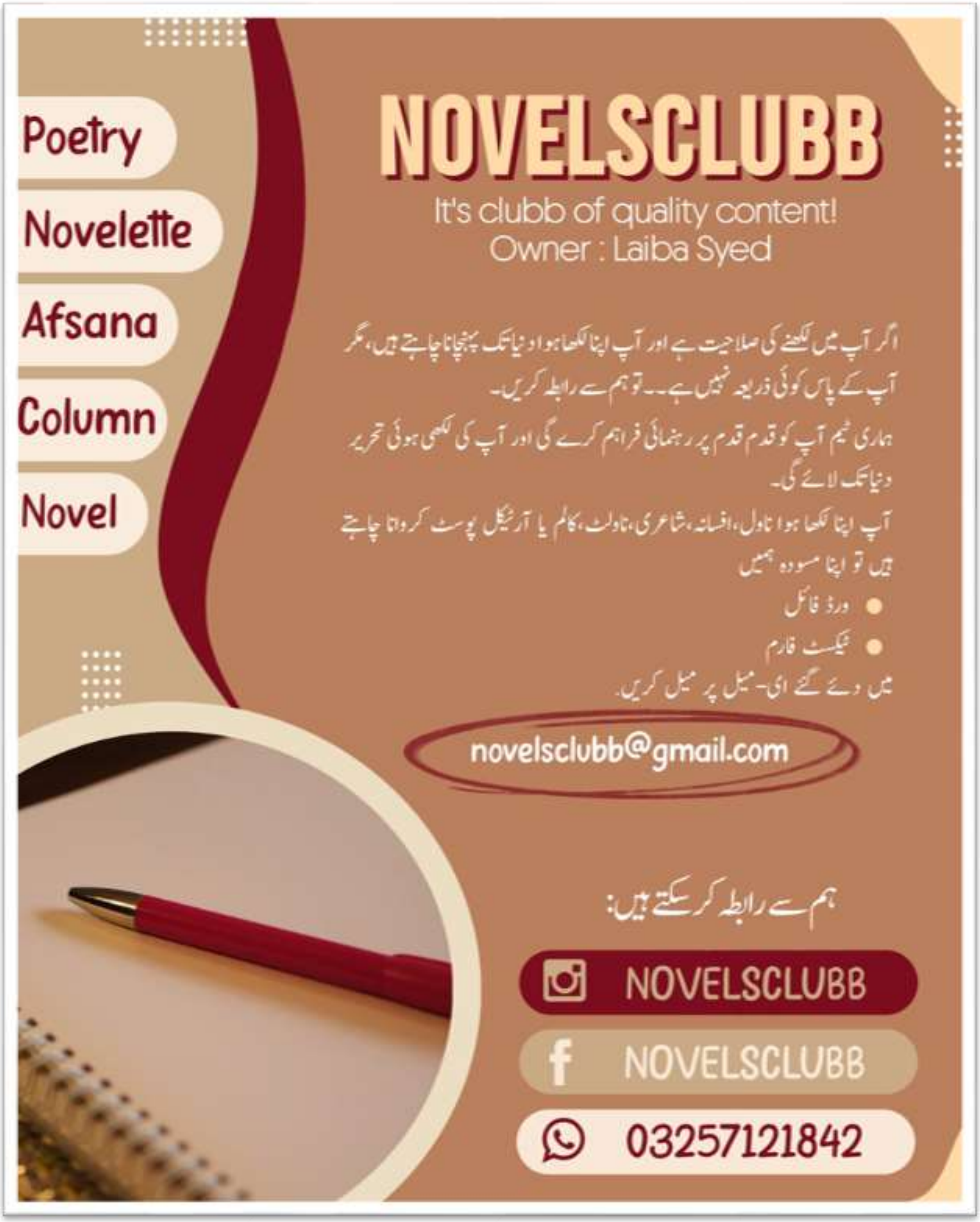
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گمان

از قلم

طیبہ رفیق

www.novelsclubb.com

از قلم طیبہ رفیق

ناول گمان

قسط نمبر ا

خوش گماں ہوں کے بد گماں ہوں میں

سوئے منزل رواں دواں ہوں میں

دیکھ لیں بولتا سرِ مقتل

جو سمجھتے ہیں بے زباں ہوں میں

ہم کبھی ایک ہو نہیں سکتے

اپنے اور تیرے درمیاں ہوں میں

کون ہر شام مجھ میں آتا ہے

www.novelsclubb.com

کس پرندے کا آشیاں ہوں میں

فاصلہ ختم ہی نہیں ہوتا

اپنی جانب رواں دواں ہوں میں

(شمشیر حیدر)

****

دسمبر ۲۰۲۲

"یااللہ! آپ جانتے ہیں نا میں کتنی بے بس ہوں۔ میں کتنی ٹوٹ چکی ہوں۔۔۔۔ یااللہ آپ تو ہر چیز پہ قادر ہیں نا۔۔۔ آپ تو ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ آپ کے لیے کوئی ی بھی چیز ناممکن نہیں ہے۔ یااللہ! یااللہ آپ جانتے ہیں میں کتنی مشکل میں ہوں۔۔۔۔ پلیز اللہ جی میری مدد کریں نا۔۔۔ مجھے مشکل سے نکال دیں۔۔۔۔ میری ہر مشکل آسان کر دیں۔ آپ کے علاوہ کوئی ی ایسا نہیں ہے جس سے میں مدد مانگ سکوں۔ ایک آپ کے در سے ہی امید ہے۔ آپ تو کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں رکھتے۔"

رات کے آخری پہر میں جب ساری دنیا آرام سے سو رہی تھی۔۔۔وہ دسمبر کی ٹھٹھرتی رات میں اللہ کے حضور سجدے میں گڑگڑا رہی تھی۔اس کے آنسو اس کے دوپٹے کو گیلا کر رہے تھے۔مگر وہ اس سب سے بے بیاز مسلسل اللہ کے آگے فریاد کر رہی تھی۔

اللہ جی! میرے پیارے اللہ جی آپ نے تو وعدہ کیا ہے نا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے تو" میری مشکلات کیوں بڑھتی جا رہی ہیں؟میری پریشانی کیوں نہیں ختم ہو رہی؟؟؟؟کیا میں آپ کی پیاری بندی نہیں ہوں؟اللہ جی! کیا آپ نے مجھے ابھی تک معاف نہیں کیا؟میں نے تو ۔۔۔میں نے تو ہر وہ کام،ہر وہ چیز چھوڑ دی جس سے آپ نے منع کیا تھا پھر کیوں میری مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں؟؟؟

www.novelsclubb.com

وہ اللہ سے سوال کر رہی تھی۔روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔وہ نہیں جانتی تھی اس کے آنسو اور فریاد آسمان کو چیرتی ہوئی اللہ کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔

تہجد کے نفل بہت پیارے ہوتے ہیں ادھر التجائیں،ادھر قبولیت۔۔۔۔ادھر سجدے،ادھر معجزے۔

اور اللہ تو اپنے نیک بندوں کو ایسے ہی آزماتا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔۔۔۔ سنو! اللہ تمہیں قدم قدم پر آزمائے گا مگر تم ثابت قدم رہنا۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں اے بندے تم وہ کرو جو میں چاہتا ہوں پھر میں وہ کروں گا جو "تم چاہتے ہو۔۔۔

اسے اپنی دوست کی کہی ہوئی ہر ہر بات یاد آرہی تھی۔اس کو اپنے ہر سوال کا جواب مل رہا تھا۔اسے سکون مل رہا تھا۔اسے پتا چل چکا تھا کہ اللہ نے اس کو اکیلا نہیں چھوڑا۔وہ سجدے سے اٹھی آنسو صاف کیے اور ایک نئی امید لے کر جائے نماز طے کرنے لگی۔

****

دسمبر ۲۰۲۰

شام کا وقت تھا، پرندے اپنے آشیانے کی طرف گامزن تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور طبعیت کو سکون دے رہی تھی۔ ایسے میں اسلام آباد میں ایک بنگلے میں وہ پچھلے تین گھنٹوں سے لیپ ٹاپ پر جھکی تیز تیز اسائی نمنٹ مکمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ براؤنش سلکی بال اس کی کمر پر گرے ہوئے تھے۔ پاس رکھی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ مگر وہ مسلسل اپنا اسائی منٹ مکمل کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

"حرم بیٹا! کب سے یہاں لگی ہو اور یہ دیکھو کافی بھی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ بس کرو اب آکر کھانا کھالو۔ تمہارے بابا ویٹ کر رہے ہیں۔" ناہید بیگم دوسری دفعہ اسے کھانے کا کہنے آئی تھیں اور اس کو اسی حالت میں دیکھ کر حیران رہ گئی تھیں۔

"ماما بس تھوڑا سا اور کام رہ گیا ہے۔ میں آتی ہوں تھوڑی دیر تک۔ آپ تو جانتی ہیں نا کل لاسٹ ڈیٹ ہے اور میں پہلے ہی اتنا لیٹ ہو گئی۔" اس نے گھنی پلکوں والی کاجل سے لبریز بھوری آنکھیں اٹھا کر پیار سے ماں کو دیکھا اور پھر سے کام کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اچھا جلدی سے کام ختم کر کے نیچے آؤ۔ میں کافی لے جا رہی ہوں بہت ٹھنڈی ہو گ ئ ی "
"ہے۔

اوکے ممی !" وہ مسکرا کر رہ گ ئ ی وہ جانتی تھی اس کی ماما کو اس کی بہت زیادہ فکر رہتی ہے۔"

نورِ حرم اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ مسٹر ریاض کروڑوں کی مل کے مالک تھے۔ حرم ان بچوں میں شامل تھی جو منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کبھی حرم کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔ نور نے بھی کبھی اپنے ماں بابا کا سر جھکنے نہیں دیا تھا۔ وہ بی ایس کی سٹوڈنٹ تھی۔ بچپن سے لے کر آج تک وہ ہر کلاس میں اچھے گریڈ لیتی آئی تھی۔ کسی امتحان میں کبھی پیچھے نہیں رہی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ زندگی اس سے کتنا بڑا امتحان لینے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

وہ تین دوستوں کا گروپ تھا۔ وہ ایک ہی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ ان کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ الگ ہیں وہ تینوں بھائی ہی لگتے تھے جب بھی کوئی ان سے پہلی بار ملتا تو اسے یہی گمان ہوتا۔ وہ بہت ہانہار سٹوڈنٹس تھے۔ ہر ایکٹیوٹی میں آگے آگے رہتے تھے۔

تجھے کیا ہوا ہے؟تو کیوں منہ لٹکا کے بیٹھا ہے؟" محتسم کے کہنے پر التمش کا دھیان بھی اذلان" کی طرف گیا۔وہ اس وقت یونی کے کیفے ایریا میں بیٹھے تھے۔اذلان خلاف معمول آج بہت خاموش تھا۔

ہاں اذل! بتا آج تجھے کس نے کچھ کہہ دیا جو اتنا خاموش ہے؟" التمش بھی اذلان کی خاموشی کو" نوٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔وہ اسے پیار سے اذل کہتا تھا۔

نہیں مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔آپ لوگ باتیں کر رہے ہو تو میں سن رہا ہوں۔"اذلان جیسے ایک" دم سے بوکھلا گیا تھا جسے دونوں نے نوٹس کیا تھا۔

اچھا ایسا ہے تو بتا ہم کیا باتیں کر رہے تھے؟" محتسم بھی کہاں ہار ماننے والا تھا فوراً سے سوال کر" دیا۔

لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے ابھی چلو کلاس میں" اذلان سے کوئی جواب نا بن پڑا تو کلاس کا بہانہ" کر کے اپنی جان چھڑانا چاہی۔

اچھا ابھی تو چلتے ہیں پر پتا لگا کے ہی رہوں گا میں۔" محتسم کو بہت فکر ہو رہی تھی۔"

وہ تینوں اٹھ کر کلاس کے لیے چل دیے اس دوران بھی اذلان کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

****

دعا بیٹا! باہر بارش ہونے والی ہے ذرا باہر سے چیزیں سمیٹ لو۔"فرحت بیگم نے اپنی بیٹی کو" آواز دی۔

جی امی! ٹھیک ہے۔"دعا جائے نماز اپنی جگہ پہ رکھ کے باہر آنے لگی"

دعا بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی۔ایک بڑی بہن شادی شدہ تھی اور بھائی اسکالر شپ پہ انگلینڈ میں زیر تعلیم تھا۔وہ اسلام آباد کے ایک پوش علاقے میں رہتے تھے۔ معین صاحب سرکاری ملازم تھے اور گزر بسر اچھے سے ہو رہا تھا۔دعا بی ایس کر رہی تھی اور ساتھ ہی بچوں کو ٹیوشن دیتی تھی تاکہ وہ اپنی فیس کا بوجھ خود اٹھا سکے۔ معین صاحب اور فرحت بیگم نے اپنے بچوں کی تربیت اسلام کے اصولوں پہ کی تھی اسی کا نتیجہ تھا کہ ان کی اولاد ان کا بہت احترام کرتی تھی اور کبھی ان کے سامنے اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرتی تھی۔

دانیال انگلینڈ میں رہتے ہوئے بھی اسلام کو اپنائے ہوئے تھا کبھی آزاد خیال ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔اسے معلوم تھا کہ وہاں رہ کر بھی کیسے اپنے ایمان کو بچانا ہے۔

"امی میں نے آپ کو بتایا تھا نا مجھے تہمینہ کے گھر جانا ہے"

دعا ساری چیزیں سمیٹ کر اندر آئی ی تھی۔وہ ہلکے گلابی رنگ کی لمبی قمیض،سادہ پاجامہ اور سفید دوپٹے کو اچھے سے سر پہ لپیٹے کوئی ی حور لگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے چلی جانا ابو آئی یں گے تو چھوڑ آئی یں گے ابھی مجھے ایک کپ چائے بنا دو۔"

ان کی بات سن کر دعا مسکراتے ہوئے کچن کی طرف چلی گ ئی ی وہ جانتی تھی جب تک فرحت بیگم چائے نہیں پ ئی یں گی انہیں سکون نہیں ملے گا۔

****

نورِ حرم تیز تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی کی راہداری سے گزر رہی تھی۔ریڈ لپ اسٹک،کمر سے نیچے ،تک کھلے بال جنہیں بڑے سلیقے سے سیدھا کیا گیا تھا،کاجل سے لبریز گھنی پلکوں والی آنکھیں ،گردن کے ساتھ مفلر کی طرح لپیٹا گیا اسٹول،بیگ ایک سائی ڈ پہ کر کے کندھے پر رکھا ہوا

میرون کوٹ اور جینز میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔وہ بلا کی حسین تھی۔راستے میں سے گزرنے والا ہر شخص رک کے اسے دیکھنے پر مجبور ہو جاتا۔وہ سب کو نظرانداز کر کے آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اس کی نظر اپنی طرف شیطانی مسکراہٹ لیے دیکھتے ہوئے شاہ ویز پر پڑی۔اس کی آنکھوں کے آگے کل کا سارا منظر گھومنے لگا۔

وہ کینٹین میں بیٹھی اپنی سب سے قریبی دوست عنایہ کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی جب شاہ ویز اپنے دوستوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا اور حرم کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

،شاہ ویز ایک بہت جانے مانے بزنس مین کی بگڑی ہوئی اولاد تھا۔وہ ایک مغرور اور خود سر ضدی انسان تھا۔اسے کوئی چیز پسند آجائے تو اسے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار رہتا۔یونیورسٹی میں دوسروں کا مذاق اڑانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا۔یونی کی بہت سی لڑکیوں سے دوستی تھی۔وہ سب ہر وقت تتلیوں کی طرح اس کے آگے پیچھے گھومتی رہتیں۔مگر نور واحد لڑکی تھی جو اسے ذرا بھاؤ نہیں دیتی تھی۔جس کی وجہ سے وہ اب اس کی ضد بن چکی تھی۔وہ کسی بھی قیمت پر نور کو اپنے گھٹنوں پر دیکھنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ تمہیں تمیز نہیں ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر ایسے نہیں بیٹھتے۔"شاہ ویز کے کرسی پہ بیٹھتے ہی نور چیخ کر بولی۔اس کی آواز پہ ادھر ادھر سے سب لوگ مڑ کر دیکھنے لگے۔

ارے ے ے رے رے اتنا!!!!!!غصہ۔۔۔۔۔اتنے حسین چہرے پہ اتنا غصہ اچھا نہیں لگتا" محترمہ۔"شاہ ویز اس کے غصے کا اثر لیے بغیر ڈھیٹ بن کر مسکرا رہا تھا۔

تم جیسے امیر،رئیس باپ کی دولت پر عیاشی کرنے والے ہی یونیورسٹی کا ماحول خراب کرتے" ہیں۔تم کیا سمجھتے ہو یہ لوگ جو تمہارے آگے پیچھے گھومتے ہیں یہ تمہارے لیے تمہارے ساتھ ہیں؟ نہیں مسٹر شاہ ویز یہ سب تمہارے پیسوں کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہیں۔خوش گمانیوں "میں رہنا چھوڑ دو اور حقیقت میں آؤ۔

حرم کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔وہ عنایہ کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلی گئی۔

اپنے پیچھے اسے شاہ ویز کا قہقہ سنائی دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں فضول میں اس کے منہ لگتی ہو۔وہ بہت ہی خراب لڑکا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔"

عنایہ ہمیشہ کی طرح نور کو سمجھا رہی تھی۔

میں اس کے منہ نہیں لگی تھی وہ وہاں آیا تھا ہمیشہ کی طرح بے عزت ہونے کے لیے اسے "

"شوق ہے اپنی بے عزتی کروانے کا۔اور وہ کیا اس کا باپ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

وہ مستقبل سے بے خبر بہت بڑا بول 'بول گ ئی ی تھی۔

****

کلاس کے دوران بھی بار بار اذلان کسی گہری سوچ میں گم ہو جاتا۔لیکچر کی طرف کم دھیان تھا

اور یہ بات محتسم بغور دیکھ رہا تھا۔کلاس ختم ہوتے ہی دونوں نے اذلان کے گرد گھیرا ڈال دیا۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"اذلان حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔"

یہ تو تم بتاؤ کہ مس ئی لہ کیا ہے؟ کہاں گم ہو جاتے ہو بیٹھے بیٹھے؟ کیوں پریشان ہو؟ کوئی ی" بات ہے تو بتاؤ ہم مل کر حل نکالیں گے۔" التمش اور محتسم یکے بعد دیگرے سوال کر رہے تھے۔ انہیں حقیقتاً پریشانی ہو رہی تھی۔ آج سے پہلے ایسا نہیں ہوا تھا کہ اذلان ایسے خاموش ہو اور انہیں وجہ نا بتائے۔

ایسی کوئی ی بات نہیں ہے آپ لوگ بھی پتا نہیں کیا سوچ رہے ہو۔" اذلان نے ہنس کر بات" ٹالنے کی کوشش کی۔

محتسم اور التمش نے بھی زیادہ فورس کرنا مناسب نہیں سمجھا وہ جانتے تھے جب تک اذلان کا خود موڈ نہیں ہو گا وہ نہیں بتائے گا۔

اذلان ان دونوں کو الوداع کر کے گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظر اچانک سے اس لڑکی پر پڑی۔ وہ فل حجاب میں ہاتھوں تک کو چھپائے ہوئے تھی۔ حجاب سے صرف اس کی آنکھیں جھلک رہی تھیں جو کہ حیا سے جھکی ہوئی ی تھیں۔ وہ ایک لمحے کے لیے بھی اس کو نا دیکھ پایا اور نظریں جھکالیں۔ لیکن اس کا دل پھر سے بے قرار ہو گیا تھا۔

وہ دونوں پیچھے سے یہ سارا معاملہ دیکھ رہے تھے۔انھیں اتنا تو پتا چل گیا تھا کہ ازلان کی زندگی اسی وجہ سے ڈسٹرب ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پائے تھے کہ وہ لڑکی کون ہے اس کا ازلان سے کیا تعلق ہے۔اور وہ کیوں پریشان ہے۔

****

تکلیف میں بہت رو لینے کے بعد جب درد اس مقام پہ آجائے کہ آنسو تھم جائیں تو وہاں سے مضبوطی کا سفر شروع ہوتا ہے پھر کسی خوشی غمی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ اپنے اللہ کے لیے سب کچھ پیچھے چھوڑ چکی تھی۔اسے اب کسی چیز یا شخص کے چھوڑ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ جانتی تھی اللہ اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔زندگی نے اسے ایک بات تو سکھا دی تھی کہ یہ دنیا فریب ہے یہاں ہر طرف دھوکہ ہے۔یہاں قدم قدم پر منافق بیٹھے ہیں۔زندگی صرف خوش گمانیوں میں نہیں گزرتی۔

وہ مدرسے کے دروازے سے اندر جانے ہی والی تھی کہ اس کی نظر اُن بابا جی پر پڑی۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے وہاں بیٹھے تھے۔ لمبے کندھوں تک آتے بال، سر پر ٹوپی، ہاتھوں میں مختلف قسم کے نگینے اور ایک لمبا سا چوغہ پہنے درخت کے ساتھ ٹیک لگائے تسبیح کے دانوں کو حرکت دیتے ہوئے وہ اپنی ہی دنیا میں مگن تھے۔ کوئی نہیں جانتا تھا وہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ بابا جی کو دیکھتے ہی اس کو لگتا تھا کہ کوئی ان دیکھی طاقت اسے مجبور کر رہی ہے کہ وہ ان تک جائے اور ان سے بات کرے مگر وہ آج بھی پہلے کی طرح اس خیال کو جھٹک کر اندر داخل ہو گئی۔ اس کا دماغ بہت سارے سوالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ وہ تفسیر کی کلاس پہ دھیان بھی نہیں دے پا رہی تھی اور آج تو اس کی دوست بھی نہیں آئی تھی۔ وہ شدت سے اس کی کمی محسوس کر رہی تھی۔ وہ جلد ہی مدرسے سے گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔

****

مسلسل بجنے والی فون کی گھنٹی سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ نیند سے بوجھل آنکھوں سے حرم نے موبائ ل اٹھایا تو حیران رہ گ ئی۔

ارجمند بھائی ی کی اتنی کالز "حرم تیزی سے بستر سے اٹھی۔"

ارجمند اس کے چچا کے بیٹے تھے لیکن بچپن سے ہی حرم کے والد نے ان کی دیکھ بھال کی تھی۔

ارجمند کے ماں باپ کی ایک ایکسیڈنٹ میں موت ہو گ ئی تھی جس کے بعد ان کی ساری ذمہ داری حرم کے والد نے ہی اٹھائ ی تھی۔ اچھی تعلیم کے لیے انہیں امریکہ بھیج دیا گیا تھا۔

نور حرم نے ٹائ م دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔ وہ کال بیک کرنے لگی تھی کہ دوبارہ سے موبائ ل بجنا شروع ہو گیا۔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم! ارجمند بھائ ی خیریت ہے اتنی کالز؟؟؟"

اس سے پہلے کے موبائ ل پھر بج کے خاموش ہو جاتا حرم نے تیزی سے کال اٹینڈ کر لی۔

وَعَلَيْكُم السَّلَام! ہاں جی بلکل خیریت ہے جلدی سے گاڑی نکالو اور ائ یر پورٹ پہنچو" آگے سے بہت ہی تحمل مزاجی سے مردانہ بھاری لیکن خوبصورت آواز میں جواب دیا گیا۔

ائیرپورٹ؟؟؟ابھی؟؟؟لیکن کیوں؟؟؟ارجمند بھائی آپ پاکستان آگئے؟؟"وہ حیرت اور خوشی سے سرشار لہجے میں بولتی ساتھ دراز سے چابیاں نکالنے لگی۔

جی جی میں آچکا ہوں۔اب سارا انٹرویو فون پر ہی لوگی یا آؤ گی بھی؟؟میں کب سے یہاں کھڑا ہوں۔"

اوکے اوکے میں آرہی ہوں"حرم فون بند کرکے تیز تیز سیڑھیاں اترنے لگی ساتھ ہی اپنے کھلے ریشمی بالوں کو سمیٹ کر کیچر میں قید کررہی تھی۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کرکے ائیرپورٹ کی طرف بھگانا شروع کیا۔وہ چلاتی کم تھی بھگاتی زیادہ تھی۔اس کی اسی عادت کی وجہ سے اس کے والدین پریشان تھے۔انہوں نے بہت دفعہ اس کو منع کیا لیکن ہر بار وہ بہانے بنالیتی یا پھر پرامس کرلیتی لیکن اگلے ہی لمحے وہ ساری باتیں بھلا کر گاڑی پھر سے بھگانا شروع کردیتی۔

پورے پانچ سال کے بعد ارجمند بھائی واپس آرہے تھے۔حرم بہت زیادہ ایسائیٹڈ تھی۔وہ اڑ کے پہنچنا چاہتی تھی۔سردی سے اس کی ناک سرخ ہورہی تھی۔وہ کچھ ہی فاصلے پر تھی کہ

اسے محسوس ہوا کوئی ی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔بیک ویو مرر سے جیسے ہی اس کی نظر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے شخص پر پڑی اس کی ٹانگوں سے سانس ہی نکل گ ئی۔

****

وہ سونے کی کوشش کر رہا تھا مگر نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔کروٹیں بدل بدل کر جب وہ تھک گیا تو اٹھ کر ٹیرس پر آگیا۔اس کو ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔وہ ایک لمحہ جس نے اس کی زندگی کو یکسر بدل دیا تھا۔وہ بھول نہیں پا رہا تھا۔وہ زندگی کے اس مقام پر تھا جہاں وہ کسی سے کچھ نہیں ش ئیر کر سکتا تھا۔وہ سب اکیلے ہی سہہ رہا تھا۔وہ چاہ کر بھی کسی سے کچھ نہیں کہہ پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت بار زندگی میں کچھ ایسا ہو جاتا ہے جس کا اثر ساری زندگی ہمارے دل ودماغ پر ہوتا ہے۔وہ ایسا تو کبھی نہیں تھا اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی اس کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔

دو دن پہلے

دسمبر کے آخری ایام چل رہے تھے۔ وہ اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسلام آباد کی کھلی سڑکوں پر قدم قدم چل رہا تھا، جب اچانک سے اس کی نظر اٹھی۔ سامنے سے دو لڑکیاں چلتی ہوئی ی آرہی تھیں۔ شائ دکسی مدرسے سے جو کہ مکمل طور پر حجاب سے ڈھانپے ہوئی ی تھیں۔ اذلان کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر ٹھہر گ ئی۔ اتنی خوبصورت آنکھیں اس نے کہیں نہیں دیکھی تھیں۔ جانے کیوں اذلان اس کی طرف کھنچا چلا جارہا تھا۔ وہ لڑکا جو ہمیشہ لڑکیوں سے دور رہتا تھا اچانک اس لڑکی کو پانے کی خواہش اس کے دل میں جنم لینے لگی۔ جب تک وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلتا وہ لڑکیاں وہاں سے جا چکی تھیں۔ اور آج ایسے اچانک سے یونیورسٹی میں اس لڑکی کا سامنے آجانا اسے سب خواب لگ رہا تھا۔ اذلان مکمل طور پر خود کو بھول گیا تھا۔ وہ ناپڑھائی ی پر دل لگا پا رہا تھا نا کسی اور کام میں۔ وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ اس کی لائ ف میں یہ موڑ کبھی نہیں آئے گا۔ وہ اپنی ہی کہی بات سوچ کر خود ہی ہنس دیا۔ وہ جانتا تھا اس کے دوستوں تک یہ بات پہنچی تو وہ اسے ضرور چھیڑیں گے۔ وہ سارے خیال جھٹکتا دوبارہ سے اندر جا کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

****

معین صاحب گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سلام "اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَكاتُہُ" ضرور کرتے تھے۔

بابا میں آپ کا ہی ویٹ کر رہی تھی۔" دعا نے مسکراتے! وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَكاتُہُ" ہوئے سلام کا جواب دیا

اچھا جی میرا بچہ کیوں انتظار کر رہا تھا" وہ اس کی سر پہ پیار دیتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔"

وہ ہمیشہ اپنے بچوں کو میرا بچہ کہہ کر بلاتے تھے۔

وہ ابو مجھے نا تہمینہ کے گھر جانا تھا اور آپ کے علاوہ تو کوئی ہے نہیں جو لے کر جائے گا اس" لیے آپ پہلے فریش ہو جائیں پھر چائے پی کر مجھے چھوڑ آئیے گا۔" دعا جب اپنے ابو کے ساتھ بولنا شروع کرتی تھی تو چپ کرنا بھول جاتی تھی۔

اوکے بیٹا جی! جب آپ نے پورا پلان ترتیب دے ہی دیا ہے تو ایسا ہی کر لیتے ہیں۔" وہ مسکرا" کر رہ گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ہی معین صاحب چائے کے مزے لے رہے تھے۔ وہ ہمیشہ دعا کے ہاتھ کی ہی چائے پیتے تھے۔ بقول ان کے جو مزہ دعا کے ہاتھ کی چائے کا ہے وہ دنیا کے کسی کونے میں نہیں ہے۔

، چلیں بابا؟؟؟" ابھی وہ چائے پی ہی رہے تھے کہ دعا تیار ہو کر آگ ئی۔ ڈارک بلیو گاؤ ن" بلیک اسٹول اور نقاب میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

تہمینہ اس کی بچپن کی دوست تھی دونوں ساتھ پلی بڑھی تھیں، اس کا گھر کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ کچھ دنوں سے طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے ان کی ملاقات نہیں ہو پائی ی تھی تب ہی دعا اس سے ملنے اس کے گھر جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہیں آنٹی؟" دعا کے دروازہ بجانے پر دروازہ تہمینہ کی امی! اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ" نے کھولا تھا۔

"وَعَلَيْكُم السَّلَام! بیٹا الحمدُ للہ میں اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہوں"

وہ ادھیڑ عمر مگر چست و توانا خاتون تھیں۔ دعا سے گلے ملتے وہ اسے اندر کمرے تک لائی ی

تھیں۔ جہاں تہمینہ بیڈ پر سر تک رضائی ی لپیٹے سوئی ی تھی۔

لڑکی ابھی تک تم سوئی ی ہو چلو اب اٹھ جاؤ۔ بہت ہو گیا! اَلسلامُ علَیکُم وَرَحمَۃُاَللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ"

اب" دعا ہمیشہ کی طرح چہکتے ہوئے اس کی رضائی ی کھینچنے لگی۔

اف دعا کی بچی! تم کب آئی ی؟ تم کبھی نہیں سدھرو گی نا۔" دعا کی ہی عمر کی پتلی سی سانولے"

رنگ مگر پرکشش لڑکی نے دعا کو آنکھیں دکھائی ی۔

سلام کا جواب دیتے ہیں بی بی پہلے۔ اور میں ابھی کوئی ی دو منٹ پہلے یہاں تشریف لائی ی"

ہوں جب تم خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔" دعا نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت

لگائی ی۔

۔ چلو آؤ بیٹھو یہاں۔" تہمینہ نے بیڈ پر پیچھے او و سوری! وَعلَیکُم السّلام وَرَحمَۃُاَللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ"

ہوتے ہوئے جگہ بنائی ی۔

"اچھا لڑکیو تم لوگ یہاں باتیں کرو میں کچھ چائے ناشتے کا انتظام کرتی ہوں آپ کے لیے"

فرخندہ بیگم جانتی تھیں اب دونوں نے باتیں شروع کرنی ہیں اور ختم کرنے کا نام نہیں لینا۔

ٹھیک ہے امی "تھمنیہ مسکرا کر پیچھے ہو کر بیٹھی۔"

****

روز کی طرح آج بھی بابا جی وہاں ہی بیٹھے تھے۔ سب سے بے نیاز اپنی دنیا میں مگن۔ وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی ان تک آئی ی اور کچھ قدم کے فاصلے پر بیٹھ گ ئی ی۔ اس کے بیٹھنے پر بابا جی نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے اپنے نگینے والے ہاتھ سے مٹی میں کچھ بنانے لگے۔

بابا جی !"اس نے ہلکی سے آواز میں بابا کو مخاطب کرنا چاہا۔ مگر وہ مسلسل زمین پر کچھ بنانے میں" مصروف اس کی بات کو ان سنا کر گ ئی ے۔

بابا جی "اب کی بار زرا اونچی آواز میں پکارا گیا تو سوالیہ نگاہیں اس پر جم گ ئ ی ں لیکن منہ سے " ایک لفظ نا بولا۔

وہ آپ..... کافی دنوں سے..... یہاں ہی بیٹھے رہتے ہیں نا تو یہی پوچھ رہی تھی کہ..... آپ" کا کوئ ی..... گھر نہیں ہے کیا؟ "جو سوال ک ئ ی دنوں سے اس کے دل و دماغ میں گونج رہا تھا آج اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا۔

ہم جیسے لوگوں کے گھر نہیں ہوتے پتر ی۔ ہماری زمین ہمارا بچھونا ہوتی ہے اور آسمان ہمارا" چھت۔ "اتنا کہنے کے بعد وہ پھر سے مٹی پہ ہاتھ مارنے لگے۔ اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی وہ دوسری سمت میں اٹھ کر چل دیے۔

وہ جو آج ہمت کر کے آئ ی تھی کہ اپنے سارے سوالوں کے جواب لے کر جائے گی اس کا دماغ مزید الجھ گیا تھا۔ وہ جاننا چاہتی تھی ان بابا جی کی کہانی، کون ہیں وہ کہاں سے آئے اور ایسے کیوں بن گ ئ ے۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: